اصحاب امام زمانہؑ میں عنصر بصیرت کا جائزہ

تالیف: محسنی رحیمی جعفری*
رحیم کارگر*
ترجمہ: مولانا شیخ ممتاز علی

خلاصہ

ملک کی سیاسی اور اجتماعی ادبیات میں ادھر کچھ دنوں سے ہماری دینی فکر میں " بصیرت " کی اہم بحث وارد ہوئی ہے۔ یہ بڑی عمیق بحث ہے۔ صحیح شناخت اور عمیق معرفت کا نام بصیرت ہے جس کے مختلف پہلو اور زاوے ہیں۔

یوں تو امام زمانہ (عج) کے اصحاب کی ہر خصوصیت، تحقیق کا ایک الگ موضوع ہے یہاں اس حکومت اور پوری زمین پر عدالت کی وسعت کے سلسلہ میں امام زمانہ (عج) کی تحریک کا بیان مقصود ہے جس کا تحقق رہبر الٰہی کے علاوہ ان کے اصحاب کی خصوصیت سے بھی مربوط ہے اور وہ خصوصیت امام زمانہ (عج) کے اصحاب کی بصیرت ہے۔ بعثت انبیاء اور اہل بیتؑ کی الٰہی عالمی حکومت کا فلسفہ بھی یہی تھا جو خاص اطراف والوں کی عدم بصیرت کی بنا پر پورا نہ ہو سکا اس مقالہ میں آیات وروایات کی روشنی میں عنصر بصیرت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے اصحاب امام مہدیؑ سے متعلق اعتقادی سیاسی اجتماعی اور عملی پہلوؤں کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ۔ بصیرت، اعتقادی بصیرت، عملی بصیرت، سیاسی بصیرت، اجتماعی بصیرت۔

مقدمہ

حضرت امام مہدیؑ کے عالمی انقلاب کے لئے ایسے اصحاب ہوں گے جو اس الٰہی انقلاب کی خدمت میں مکمل طور پر منہمک نظر آئیں گے، یہ نمایاں خصوصیت اور بے نظیر اوصاف کے حامل ہوں گے جو ان خصوصیات اور لیاقت کی بنا پر عالمی انقلاب برپا کرنے میں معاون ہوں گے۔

* دانش آموختہ، سطح ۳، مرکز تخصص مہدویت Rahimi.mohsen@gmail.com
*عضو ھیأت علمی، پژوہشگاہ علوم وفرہنگ اسلامی noorbaran313@gmail.com

بہت ساری آیتوں اور روایتوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی خصوصیتں موجود ہیں اگر ان کا تجزیہ کیا جائے تو ایک مقالہ کے حجم سے کہیں زیادہ ہو جائے گا اس وجہ سے میں نے ان کی ایک اہم خصوصیت یعنی " بصیرت " کو مختصر طور پر منتخب کیا ہے ان کے حقیقی اصحاب کی یہ اندرونی خصوصیت ہے جس کی روشنی میں وہ راہ حق کی صحیح معرفت کے ساتھ حضرت کے ہمراہ تمام سختیوں اور آفتوں میں بھی بے لوث نظر آئیں گے۔

حضرت کے ظہور کا زمانہ پاکیزہ اور معقول انسانی زندگی کا زمانہ ہے جب افراد معاشرہ پر عقل و بصیرت حاکم ہو گی، اچھی زیست اور حصول کمال کا ایک ایسا زمانہ ہو گا جو کم نظیر عہد ہے۔ اس زمانہ میں انسانی عقل کی تمام گنجائش اور صلاحتیں کھل کے سامنے آجائیں گی۔ عقل و بصیرت معرفت کے ساتھ ایک نئی زندگی کے دریچے ان کے سامنے کھلے ہوں گے جیسا کہ پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"لولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذالک الیوم حتی یخرج رجلا منی فیملأها عدلا وقسطا کما ملئت جوراً وظلماً "۔ اگر دنیا کی زندگی کا ایک دن بھی باقی ہو گا تو اللہ اس دن کو اتنا طولانی کرے گا کہ ہم میں سے ایک شخص ظہور کرے اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے جس طرح یہ زمین ظلم وجور سے بھری ہو گی (شیخ صدوق، جلد ۴، ص ۱۷۷)

خدا کا یہ وعدہ بابصیرت اصحاب کے ذریعہ پورا ہو گا جو اپنے امام کی اطاعت سے سر مو مخالفت نہیں کریں گے اگرچہ دینی ودنیوی معرفتی مشکلات ہوں گی اور آس پاس کے لوگوں کے وسوسوں کی تیز وتند آندھی ہر طرف چل رہی ہو گی مگر پھر بھی ان کے پائے اطاعت میں لغزش نہیں آئیگی اور ان کے فولادی اعتقاد کے سایہ میں دنیا کی ہر شئے عدالت کے شہد کا مزہ چکھے گی۔ بصیرت کے موضوع پر اگرچہ بہت سے مقالے چھپ چکے ہیں اور بہت سی باتیں کی جاچکی ہیں لیکن بصیرت اصحاب امام عصر(عج) کے موضوع پر مقالات کی کمی ہے یہ مقالہ اس نکتہ کو اپنے دامن میں پیش کرتا ہے اور اس سلسلہ میں اس کے اندر تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

دینی معارف اور بصیرت

مطالب کو اچھی طرح سمجھنے اور بحث کو مکمل کرنے کے لئے پہلے " بصیرت " کے لغوی اور اصطلاحی معنی کا بیان ضروری ہے۔

لغت میں " بصیرت " دانائی، بینائی، بینائی قلب، ہوشیاری، زیرکی اور یقین کے معنی میں ہے (معین، بی تا، جلد ۱، ص ۵۴۶) بعض افراد بصیرت کے اصطلاحی معنی کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

بصیرت وہ قلبی قوت اور باطنی طاقت ہے جو نور قدس سے روشن ہوتی ہے اور اس روشنی میں صاحب بصیرت حقائق اور اشیاء کے باطن کو درک کرلیتاہے۔ نفس کے لئے بصیرت اس طرح ہے جس طرح جسم کے لئے آنکھ ہے۔ (گروہ محققین، جلد ۳، ص ۲۷۱)

اس وجہ سے بصیرت انسان کی حیرت، تشویش اور تردید سے رہائی عطا کرتی ہے اور ہر طرح کے شبہ کو دور کرتی ہے جیسا کہ صاحب منازل السائرین فرماتے ہیں: " البصیرة مایخلّصک من الحیرة" بصیرت وہ چیز ہے جو تمہیں حیرت سے رہائی دلاتی ہے۔ (شیخ الاسلامی، ۱۸۹)

امیر المومنینؑ کی تعبیر کے مطابق بصیرت یعنی حوادث کا صحیح اور دقیق مشاہدہ کرنا اور ان کے اندر تفکر اور تدبر سے کام لینا اور مسائل وحوادث کو تولنا۔ اس بناپر علمی اور عملی دونوں طرح کی آگاہی کو بصیرت کہتے ہیں بشرطیکہ نکتہ سنجی، درایت اور فہم کے ساتھ شامل ہو۔ حوادثات اور واقعات کی شناخت میں صحیح نظر، صحیح انتخاب اور معرفت کی بنیاد پر برمحل اقدام ہی بصیرت ہے۔

پیغمبرؐ کو خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید نے بندگی کی بنیاد اور اسلام کی قبولیت کو بصیرت سے تعبیر کیا ہے:

"قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة و من اتبعنی" میرے رسول! امت سے کہدو کہ ہمارا اور ہمارے پیروکاروں کا طریقہ یہ ہے کہ خلق خدا کی طرف بینائی اور بصیرت کے ساتھ ہر دعوت دیتے ہیں (سورہ یوسف، ۱۰۸)

تاریخ میں انبیائے الٰہی اور اہل بیتؑ نے ہمیشہ بابصیرت انسان پیدا کئے ہیں ایک بینائی نہ رکھنے والا بابصیرت انسان، بینائی رکھنے والے بے بصیرت انسان سے زیادہ قابل قدر ہے کیونکہ امام ان کی آنکھوں کے سامنے تھے اور وہ انہیں دیکھ نہیں رہے تھے، ابو بصیر فرماتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا امام نے کہاکہ تم ذرا لوگوں سے پوچھو کہ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں؟ میں نے جس سے پوچھاکہ کیاتم نے ابو جعفرؑ کو دیکھا ہے لوگوں نے نفی میں جواب دیا، اسی وقت ابو ہارون داخل مسجد ہوئے جو نابینا تھے۔ امام نے فرمایاکہ ان سے پوچھو؟ میں نے ان سے پوچھاکہ تم ابو جعفر کو مسجد میں دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے فوراً جواب دیاکہ کیاوہ تمہارے پہلو میں کھڑے نہیں ہیں؟ میں نے ان سے پوچھاکہ تم نے کیسے جانا؟ فوراً جواب دیاکہ میں کیوں کر نہ دیکھوں گا ان کا درخشندہ نور ساطع ہے۔ (مجلسی، ج ۴۶، ص ۲۴۳)

اس خصوصیت کو مزید بہتر انداز سے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ائمہ معصومینؑ کے اصحاب کا سلوک اور ان کا ثبات قدم اور ان کی عترت پاک کا ردعمل ملاحظہ کریں، چاہے یہ جائزہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔

پیغمبرؐ کے بعد جناب صدیقہ طاہرہ حضرت زہرا (س) نے مسجد پیغمبرؐ میں امام وقت کے دفاع میں جو فرمایا ہم اس کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں آپ فرماتی ہیں:

"یا معشر البقیہ یا عماد الملة وحَصَنَةَ الاسلام ماهذه الفترة فی حقی والسنة عن ظلامتی۔۔۔؟ اے پیغمبرؐ کے زمانہ کی یادگار اور ملت کے ستون اور اسلام کا قلعہ کہے جانے والو! ہمارے حق میں یہ کیسی فترت ہے اور میرے اوپر یہ کیسا ستم اور یہ کیسی غفلت ہے۔ (اربلی، ج۱، ۴۸۹)

حالانکہ مسلمانوں نے حضرت زہراؑ کی دعوت کا مثبت جواب نہیں دیا اس کے مقابل میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ صرف اعلان ظہور کے ساتھ تمام خطرات اور امام زمانہ کے تنہا ہونے کے باوجود ان کے خاص اصحاب (۳۱۳ افراد) بہت ہی کم وقت میں اپنے آپ کو ان تک پہونچا کر بیعت اور کامل اطاعت کا اعلان کریں گے (عاملی، ج ۵، ص ۱۴۶) یہ وہی بصیرت ہوگی جس کے بارے میں یہ مقالہ لکھا جارہا ہے۔

اسی طرح امیر المومنینؑ اپنی تقریروں میں متعدد بار مختلف الفاظ میں وہ مطالب بیان کرتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے اصحاب میں بھی بے بصیرت افراد موجود تھے جب آپ ان کی بے بصیرتی دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں:

اے مردوں کی شبیہ نظر آنے والو! حالانکہ تم مرد نہیں ہو (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۲۷) البتہ کچھ با بصیرت افراد ہمیشہ موجود رہے ہیں اور ان میں بھی امام عصر (عج) کے اصحاب جیسی بصیرت موجود تھی جسے امام نے دوسری جگہ بیان فرمایا:

" این اخوانی الذین رکبوا الطریق ومضوا علی الحق این عمار[۱] ، واین ابن التیها ن[۲] واین ذوالشهادتین، واین نظراؤهم من اخوانهم الذین تعاقدوا علی المنیه وابرد بروسهم الی الفجرة (قال ثم ضرب بیده (الی) علی لحیته الشریفة الکریمة فاطال البکاء) [۳] ہمارے وہ بھائی کہاں ہیں جو صحیح راستہ پر قدم رنجہ تھے اور راہ حق میں آگے بڑھ گئے؟ کہاں ہیں عمار؟ کہاں ہیں ابن التیہان؟ ذوالشہادتین کہاں ہیں؟ ان جیسے افراد کہاں ہیں جنہوں نے اپنے بھائیوں کے لئے جان کی بازی کا عہد لیا تھا اور ستمگروں کے لئے اپنے سروں کو بھیجا تھا (کہتے ہیں پھر آپ نے اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا اور دیر تک روتے رہے)

۱۔ عمار، یاسر کے فرزند اور اسلام کے ابتدائی زمانہ کے مسلمان تھے تمام جنگوں میں رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ کے ساتھ تھے جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

۲۔ مالک بن تیہان بڑے صحابی ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور صفین میں شہید ہوئے۔

۳۔ خزیمہ بن ثابت انصاری کو پیغمبر اکرمؐ نے " ذوالشہادتین " کا لقب دیا تھا اور وہ تنہا دو گواہ کی جگہ شمار کئے جاتے تھے۔

جناب مالک اشتر امیر المومنینؑ کی خدمت میں پہونچے تو آپ نے فرمایا: " ماالذی ادخلك عليّ في هذا الساعة يا مالك؟ فقلت: خيراً ياامير المومنين، وشوقي اليك فقال: صدقت والله يا مالك" رات کے وقت میرے پاس آنے کے لئے تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ مالک نے جواب دیا: سعادت، شوق اور آپ کی محبت ہمیں آپ کے پاس کھینچ لائی۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم اے مالک! تم نے سچ کہا۔ دیلمی، جلد ۲، ص ۱۲۷)

مالک کی شہادت پر حضرت علیؑ نے فرمایا:

"مالك وما مالك لو كان جبلا لكان فندا ولو كانَ حجراً لكان صلداً"۔ خدا کی قسم اگر وہ پہاڑ تھے تو بلند پہاڑ تھے اور اگر وہ پتھر تھے تو بہت سخت اور مضبوط پتھر تھے۔ (نہج البلاغہ، حکمت ۴۴۳)

امام زمانہ (عج) کے اصحاب سے ان مختصر اصحاب کی شباہت ان روایتوں کی بنا پر ہے جو ظہور کے زمانہ میں رجعت فرمائیں گے۔[۱]

شہید مطہری اصحاب امام حسینؑ کی بصیرت کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:

" روشن خیالی کا کیا مطلب ہے؟ یعنی امام حسین علیہ السلام اس وقت خشت خام میں وہ چیز دیکھ رہے تھے جو دوسروں کو آئینہ میں بھی نظر نہیں آتی، (مطہری، جلد ۱، ص ۸۴)

تھوڑے غور وفکر سے اس بصیرت، عالمانہ اور دینی روشن خیالی کی اس گمشدہ کڑی کو تلاش کیا جاسکتا ہے جسے اہلبیتؑ خصوصاً اپنے اصحاب میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

لہٰذا ہم اس خصوصیت کو تلاش کریں گے جس کی بنا پر امام زمانہ علیہ السلام کی تنہائی کے زمانہ میں وہ ولی خدا کے ساتھ ہوں گے وہ امام کے لئے صرف گریہ نہیں کریں گے سلمان ومقداد جس طرح حضرت فاطمہ زہرا کے لئے تھے اور مالک اشتر جیسے امیر المومنینؑ کے لئے تھے، وہ اپنے زمانہ کے امام کے لئے ویسے ہی ہوں گے۔

اصحاب امام زمانہؑ میں بصیرت کی جلوہ نمائی

بصیرت، روشن خیالی، حکیمانہ اور انسانی دانائی اور دور اندیشی ایک ایسے پر نور چراغ کی طرح ہیں جو شب تار میں انسان کا راستہ روشن کرتے ہیں، کمال اور انسانیت کے راستہ کو واضح کرتے ہیں جہالت وگمراہی

۱۔ کتاب "الشیعہ والرجعۃ" مصنفہ آیت اللہ محمد رضا طبسی مرحوم، ج ۱، ص ۱۵۸ اس کتاب میں جناب سلمان فارسی، مقداد، مالک اشتر کی رجعت کی طرف اشارہ موجود ہے۔

اور فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے سے بچاتے ہیں (کار گر،۲۸)زمانہ کے نمایاں اصحاب کی خصوصیت کے عنوان سے بصیرت پر مبنی روایتیں توجہ کا مرکز ہیں۔

چونکہ بصیرت ایک عام لفظ ہے لہٰذا اسے کسی ایک خصوصیت میں منحصر نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ امام زمانہ کے اصحاب میں اس کے بہت سارے پہلوؤں کی تحقیق ہونی چاہئے اس بناپر یہ کوشش کی گئی کہ روایات میں موجود اس کے مختلف پہلوؤں کی تحقیق ہو:

ا۔اعتقادی بصیرت

بصیرت کا بہترین پہلو، جذبۂ معرفت کا ہے، یعنی انسانیت، درست اور اصولی شناخت کی حامل ہو، اپنے امام کی رہبری میں کسی طرح کے شک وشبہ میں مبتلا نہ ہو اور راستہ کے موانع کو آسانی سے عبور کرجائے۔ حقیقی معرفت کے بغیر بصیر کی شخصیت ناقص ہے۔ جیسا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حسن بن عبداللہ سے فرمایا:

" ابو علی ! تمہارے اندر ایک بات ہے جسے میں پسند کرتا ہوں اور اس سے خوش ہوتا ہوں اور تمہارے اندر صرف ایک نقص ہے وہ یہ ہے کہ تم معرفت نہیں رکھتے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو" (کلینی، بی تا، ج ا، ص ۲۸٦)

صاحب بصیرت انسان میں خصوصیت منحصر بہ فرد ہوتی ہے لیکن جن پہلوؤں پر بحث ہوئی ہے کلی طورپر وہ پہلو ہر بابصیرت انسان میں موجود ہوتا ہے، اعمال کی الٰہی میزان میں بے بصیرت افراد کی کوئی قدروقیمت نہیں ہے اسی وجہ سے خدا فرماتا ہے۔

"ومن یؤت الحکمۃ فقد أوتی خیراکثیراً" جسے حکمت مل گئی اسے خیر کثیر مل گیا۔ (سورہ بقرہ، آیت ۲٦۹)

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں:

"حکمت" سے مراد معرفت اور بصیرت ہے۔ (عیاشی، ج ا، ص ۱۵۱)

ایک روایت کے مطابق امام جعفر صادقؑ نے بھی فرمایا: حکمت سے مراد، خدا کی اطاعت اور امام کی معرفت ہے۔ (کافی، بی تا، ج ا، ص ۱۸۵)

حضرت علی علیہ السلام، امام زمانہ، کے اصحاب کی شناخت کے ساتھ بصیرت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"رجال مومنون عرفوا اللّٰہ حق معرفتہ وھم انصار المھدی فی اٰخر الزمان" وہ مومنین جنہوں نے خدا کو اس کے حق کی معرفت کے ساتھ پہچانا ہے وہ آخر زمانہ میں امام مہدیؑ کے انصار ہیں۔ (مجلسی، ج ۵۷، ص ۲۲۹؛ صافی گلپایگانی، ص ۶۱۱) البتہ شناخت کے کئی مرحلے ہیں امام جعفر صادقؑ کے قول کے مطابق اس کا آغاز معرفت پروردگار سے ہوتا ہے۔

"اللھم عرفنی نفسک ، فانک ان لم تعرفنی نفسک لم اعرف نبیک۔۔۔" خدایا! مجھے اپنی معرفت عطا کر کیونکہ اگر خود اپنی معرفت نہیں عطا کرے گا تو میں تیرے نبی کی معرفت بھی نہیں حاصل کر سکوں گا۔۔۔ (کلینی بی تا، ج ۱، ص ۱۷۳)

اس دعا میں بیان ہوا ہے کہ خداوند عالم کی معرفت، محمدؐ وآل محمدؐ کی معرفت کا دروازہ کھولتی ہے اور آنکھوں کی بینائی سے زیادہ اہم چشم دل کو بینائی عطا کرتی ہے۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

"ذھاب البصر خیر من عمی البصیرۃ" دل کے نابینا ہونے سے بہتر آنکھوں کا نابینا ہو جانا ہے۔ (تمیمی آمدی، ص ۴۱)

اس لئے کہ آنکھوں کے نہ ہونے سے انسان جابر بن عبد اللہ انصاری ہوتا ہے لیکن بصیرت معدوم ہو جانے کے بعد طلحہ وزبیر سے بہتر نہیں بن سکتا۔

۲۔ عملی بصیرت

عملی بصیرت کا مطلب یہ ہے کہ اصحاب امام مہدی (عج) اپنے امام کی اطاعت وپیروی میں کوتاہی نہیں کریں گے، وہ مطیع وفرمانبردار اور مخلص ہوں گے۔

عمل، بابصیرت انسان کو مقصد تک لے جاتا ہے لہٰذا امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"العامل علی غیر بصیرۃ کالسائر علی غیر الطریق لایزیدہ سرعۃ السیر الابعدا" جو شخص آگاہی کے بغیر کوئی عمل انجام دیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو غلط راستہ پر چل پڑا ہو۔ وہ جتنی تیزی سے چلے گا اتنی ہی تیزی سے منزل سے دور ہوتا جائے گا۔ (کافی، بی تا، ج ۱، ص ۴۳)

روایات کی بنیاد پر امام زمانہ (عج) کے اصحاب، عملی بصیرت اور اطاعت کے اوج پر فائز ہوں گے یہاں دو پہلوؤں سے ان کا جائزہ لیا جائے گا:

الف: خدا کی اطاعت

عملی بصیرت کا پہلا قدم خدا کے احکام اور اوامر ونواہی کی اطاعت ہے، امام مہدی (عج) کے اصحاب اس منزل پر سب سے آگے ہوں گے، حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

"فهم الذين وَحّدوا الله حق توحيده"، وہ خدا کی وحدانیت پر اس طرح اعتقاد رکھتے ہوں گے جو اعتقاد رکھنے کا حق ہے۔ (کامل سلیمان، ص ۲۲۴)

ایک دوسری حدیث میں پیغمبر اکرمؐ ان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں "يجدون في طاعة الله" وہ خدا کی اطاعت میں (ہمہ تن) منہمک ہوں گے۔ (مجلسی، ج ۳۶، ص ۲۰۷)

ایسی اطاعت محض کی تائید اور اس کے ساتھ خدا کی رضامندی کا اشارہ قرآن میں موجود ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

"يا ايها الذين امنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزّة على الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لآئم ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم"۔اے ایمان والو! اگر تم سب اس دین سے پھر جاؤ (تو خدا کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا) وہ ایسی قوم لائے گا جسے وہ دوست رکھے گا اور وہ قوم خدا کو دوست رکھے گی مومنین کے سامنے وہ متواضع اور کافرین کے لئے سخت ہوں گے۔ وہ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے۔ اور کسی ملامت کرنے والے کا کوئی خوف ان کے دل میں نہ ہوگا، یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا اس کے لائق پاتا ہے اس پر اپنا فضل کرتا ہے۔ وہ وسیع اور دانا ہے۔ (سورہ مائدہ، آیت ۵۴)

حضرت علیؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"هم اصحاب القائم"۔ وہ امام قائم کے اصحاب ہیں۔ (صافی گلپایگانی، ص ۴۷۵)

اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

اس آیت کی روشنی میں صاحب الامر (اپنے بہادر اور آگاہ اصحاب کی حمایت سے) محفوظ ہیں (بحرانی، ج ۱، ص ۴۹۷)

اصحاب حضرت مہدی (عج) خداوند عالم کی اطاعت کی بناپر محبوب خدا بھی ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ بھی نہیں ہیں۔

ب: صرف امام کی اطاعت

امام مہدیؑ کے اصحاب وہ ہیں جو دل وجان اور بصیرت وآگہی کے ساتھ اپنے امام کے تمام احکام کی پیروی کریں گے، عمل کے میدان میں وہ اپنے مکتب کے پابند رہیں گے یہ دراصل خداوند عالم کی اطاعت ہے۔

اگر محض خدا کی اطاعت سے بصیرت حاصل ہو جاتی تو تاریخ میں اماموں کے مد مقابل خوارج نظر نہیں آتے، امام کی اطاعت یعنی، پہلی خصوصیت (اطاعت خدا) کی درستگی کا نتیجہ ہے۔

اپنے محبوب کی اطاعت میں اصحاب امام زمانہ (عج) کے کردار کی چمک دمک امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ اس طرح پیش کیا ہے:

رجال کأنّ قلوبهم زبرًا لحدید لایشو بهاشکٌ فی ذات الله اشد من الحجر، هم اطوع له من الامة لسیّد ها کالمصابیح کأنّ قلوبهم القنادیل۔ وہ ایسے افراد ہیں جن کے دل فولاد کی طرح مضبوط ہوں گے ان کے ایمان میں خدا اور اس کے وعدہ کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہوگا۔ ان کا یقین پہاڑ سے بھی زیادہ سخت اور مضبوط ہوگا کنیز جس طرح اپنے آقا کی فرمانبردار ہوتی ہے یہ اس سے بھی زیادہ اپنے مولا کے اطاعت گزار ہوں گے وہ چراغ کی طرح روشنی بکھیرنے والے ہوں گے ان کے دل پر نور قندیلوں جیسے ہوں گے۔ (مجلسی، جلد ۵۲، ۳۰۸)

اگر امام زمانہؑ کی ایسی اطاعت نہیں ہوگی تو پھر کوئی بھی تحریک پر ثمر نہیں بن سکتی۔ بعض بزرگوں کی اطاعت نے انقلاب اسلامی میں اہم کردار ادا کیا ان میں سے ایک مرزا جواد تہرانی تھے، آپ کا شمار مشہد کے بزرگ علماء میں تھا، امام خمینی فقہ واصول کے علاوہ عرفان وفلسفہ کے بھی استاد تھے لیکن آپ اس کے برعکس مکتب تفکیک کے حامی اور مخالف عرفان وفلسفہ ہونے کے باوجود بڑھاپے اور ناتوانی کی حالت میں بھی متعدد مواقع پر امام خمینی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محاذ پر ڈٹ گئے ان کا خیال تھا کہ امام خمینی کی اطاعت واجب ہے حالانکہ علمی مباحث میں ان کی روش الگ تھی۔[1]

اصحاب امام زمانہ کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"طوبی لشیعة قائمنا المنتظرین لظهوره فی غیبة والمطیعین له فی ظهوره اولئک اولیاء الله الذین لاخوف علیهم ولاهم یحزنون"۔ خوشا بحال شعیان قائم جو غیبت کے زمانہ میں ان کے ظہور کے منتظر ہیں اور ظہور کے بعد ان کے فرمانبردار ہوں گے وہ اولیائے خدا ہیں نہ انہیں کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (شیخ صدوق، ج ۲، ص ۳۹)

ان کی مناجات اور نالۂ نیمہ شب کو امام جعفر صادق علیہ السلام، عرش والوں سے ان زمین والوں کے اتصال کا راز سمجھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رجال لاینامون اللیل لهم دوی فی صلاتهم کدوی النحل یبیتون قیاما علی اطرافهم ویصبحون علی خیولهم رهبان باللیل لیوث بالنهار" یہ ایسے بزرگ افراد ہوں گے جو راتوں کو نہیں سوئیں گے نماز میں ان کے زمزمہ کی آواز یوں ابھرے گی جیسے شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے کی آواز آتی

۱۔ اس شخصیت کے الٰہی جنبوں کی معرفت اور امام خمینی کی محبت جاننے کے لئے استاد رحیم پور ازغدی کی بحث تشیع انگلیسی، اسلام امریکائی کا مطالعہ مفید ہوگا۔

ہے۔ یہ شب زندہ دار ہوں گے صبح کو اپنے مرکب پر سوار ہوں گے۔ یہ راہبان شب دن میں شیر کی مانند (حملہ آور) ہوں گے۔ (مجلسی، ج ۵۲، ۳۰۸)

روایات میں تشبیہیں بے نظیر ہیں بہترین اطاعت کی بہت بڑی مثال غلام کی اطاعت ہے جو آقا کے لئے ہوتی ہے امام صادق علیہ السلام کا رتبہ عبادت میں خود بہت بڑا رتبہ ہے پھر بھی آپ امام زمانہؑ کے اصحاب کی اطاعت کو آقا کے لئے غلام کی اطاعت سے بھی بڑی اطاعت سمجھتے ہیں یقیناً اطاعت کی یہ قسم خداوند عالم کی اطاعت کا پرتو ہے۔

۳۔ سیاسی بصیرت

سیاسی موضوعات کی شناخت اور صحیح راستہ کے انتخاب میں امام زمانہؑ کے اصحاب، بصیرت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوں گے، ان سے غلطیاں نہیں ہوں گی وہ فتنوں اور سیاسی پرآشوب حالات میں انحراف کا شکار نہیں ہوں گے۔

صاحبان قدرت اور دنیاپرستوں کا خوف اہل سیاست کے انحراف کی سب سے بڑی وجہ ہے حضرت امیر المومنینؑ، امام زمانہؑ کے اصحاب کو ان دونوں خصلتوں سے بری سمجھتے ہیں:

"یولف اللہ بین قلوبھم لایستوحشون من احد ولا یفرحون باحد یدخل فیھم" (خدا ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دے گا اسی لئے نہ تو وہ کسی سے خوفزدہ ہوتے ہیں اور نہ ہی ان میں کوئی کسی کے آملنے سے خوش ہوتے ہیں)۔

تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اہل بیتؑ کے ماننے والے حتی خواص بھی انحراف کا شکار ہوگئے اور اس کا سبب فتنے ہیں لیکن امام زمانہؑ کے اصحاب ان چیزوں سے پاک ہوں گے حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

"إبّان ورودِ کل موعود ودنوٍّ من طلعة مالاتعرفون ألا وانّ من ادرکھا منا یسری فیھا بسراج منیر ویحذ و فیھا علی مثال الصالحین لیحل فیھا ربقاً ویعتق فیھا رقاو یصدع شَعباً ویشعب صدعا فی سترة عن الناس لایبصر القائف اثره ولو تابع نظره ثم لیشحذنَّ فیھا قوم شحذ القین النصل تجلی بالتنزیل ابصارھم ویرمی بالتفسیر فی مسامعھم ویعبقون کأس الحکمة بعد الصبوح"۔

آگاہ ہو جاؤ! ہم میں سے جس کا بھی آنے والے فتنوں کا سامنا ہو اسے روشن چراغ کے ساتھ قدم رکھنا چاہئے اسے نبی وامام کی سیرت پر عمل کرنا چاہئے تاکہ وہ گرہ کشائی کرسکے، غلاموں اور اسیروں کو آزاد کرسکے، گمراہ اور ظالم جماعتوں کو پراکندہ کرسکے ان کے قدم کے نشانات کو پہچانتا ہوا اگرچہ وہ اثر اور نشانیوں کو

پانے کے لئے بہت کوشش کرنی پڑے پھر ان میں سے ایک گروہ فتنوں کا سر کچلنے کے لئے آمادہ ہوگا ان کی آنکھوں میں تفسیر قرآن کی تجلی ہوگی۔ صبح وشام حکمت کے جام پیتے ہوں گے۔ (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۰)

ملک کی فضا سے عدم آگہی اور دشمن کے حیلے اور منصوبوں سے ناواقفیت، بعض اصحاب کے بچھڑ جانے کی وجہ تھی، لیکن امام زمانہؑ کے اصحاب کی سیاسی بصیرت بہت زبردست ہوگی۔امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

"کانی باصحاب القائم ﷺ وقد احاطوا بما بین الخافقین، فلیس من شئ الا وھو مطیع لھم حتی سباع الارض وسباع الطیر یطلب رضاھم فی کل شئ حتی تفخر الارض علی الارض وتقول: مَرَّ بی الیوم رجل من اصحاب القائم (ع) گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب قائمؑ مشرق ومغرب کی چیزوں پر احاطہ کر چکے ہیں لہٰذا دنیا کی ہر چیز اصحاب مہدی کی فرمانبردار ہوگی یہاں تک کہ ہوا اور زمین کے درندے ان کی رضا کے طالب ہوں گے اس انداز سے کہ زمین کا ایک حصہ دوسرے پر فخر کرے گا اور کہے گا کہ قائمؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص کا گزر آج یہاں سے ہوا تھا۔ (ابن بابویہ، ص ۱۳۱)

ایک بار امام جعفر صادق علیہ السلام کوفہ سے مدینہ تشریف لے جارہے تھے آپ کو رخصت کرنے کے لئے ابراہیم ادھم وابن نوری جیسے افراد اور دوسرے بزرگ علماء اور شخصیتیں موجود تھیں یہ سب لوگ امام سے آگے چل رہے تھے ناگاہ ایک شیر نے ان کا راستہ روک لیا۔ ابراہیم ادھم نے کہا کہ رک جاؤ تاکہ امام پہونچ کر اس کی حرکت ملاحظہ فرمالیں، جب امام تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے شیر کے راستہ روکنے کا تذکرہ کیا آپ نے اس کا کان پکڑ کر اسے راستہ سے ہٹادیا پھر آپ نے مجمع کی طرف رخ کرکے کہا: جو خدا کی بندگی کا حق ہے اگر لوگ اس طرح بندگی کریں تو اپنا سامان ایسے جانور پر لاد کرلے جاسکتے ہیں۔ (خسروی، جلد ۱، ص ۴۶)

شیعوں کو ہمیشہ ایسی بصیرت حاصل رہی اور شیعہ معاشرہ اسی بناپر طلاطم خیز طوفان سے نجات پاتا رہا۔ عالمی انقلاب سے پہلے بھی اور ظہور کے زمانہ میں بھی یہی بصیرت راہ گشائی کا ذریعہ بنے گی اور اسی کی بناپر امام زمانہؑ کے اصحاب خطرات اور انحرافات سے محفوظ رہیں گے۔

۴۔ اجتماعی بصیرت

جو افراد معاشرہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں انہیں خانہ نشینی کی زندگی نہیں گزارنی چاہئے ان کے اندر اجتماعی بصیرت کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ انسان کے اندر حق کو باطل سے جدا کرنے کی صلاحیت کا ہونا لازمی ہے۔ شبہات کے سامنے اپنا سر خم نہ کریں انہیں اس نکتہ سے بھی آگاہ رہنا ضروری ہے کہ باطل کبھی

بھی نقاب کے بغیر سامنے نہیں آتا۔ معمولاً وہ اپنے چہرہ پر حق کی نقاب ڈال کر آتا ہے حق کی شکل بنا کر گھل مل جاتا ہے پھر لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ایسے موقع پر دشمنوں اور ان کے چیلوں سے رہائی کا واحد راستہ بصیرت اور ان کے منحوس مقاصد سے واقفیت ہے۔ ایسے موقع پر ہمیں اپنی بصیرت کو قوت پہونچانے کی ضرورت ہے تاکہ دشمن کے اسلحوں کو پہچان کر ان سے مقابلہ کی ہم تیاری کریں۔[۱]

جب معاشرہ میں غفلت اور حیرانی چھائی ہو اس وقت تحریک اور اجتماعی موقف میں بصیرت کی اور زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ قدریں الٹ جائیں گی، غبار آلود فضا ہوگی، عوام وخواص کو خواب غفلت میں مبتلا کر دینے والا ماحول ہوگا امام مہدیؑ کے ظہور کے زمانہ میں اس طرح کی باتیں بہت واضح ہوں گی۔

ظہور کے سلسلہ کے ایک بیان میں حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں "---یخرج علی حین غفلة من النّاس"۔ حضرت مہدیؑ اس وقت قیام فرمائیں گے جب لوگوں کو غفلت نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہوگا۔ (جماعت مصنفین، جلد ۴، ص۵۱)

روایت میں دو طرح کی غفلتوں کا تذکرہ ہے۔ ایک تو امور زندگی میں بہت زیادہ منہمک ہو کر ظہور سے غفلت، دوسرے امام زمانہؑ کے آنے کی آمادگی اور اطاعت سے غفلت، جو بصیرت کو اپنا نشانہ بنائے گی۔ شیاطین کے اس حملے میں بصیرت کا اسلحہ لیکر چلنا ضروری ہے اس روش کے لئے خود امیر المومنین فرماتے ہیں:

"الا وان الشیطان قد جمع حزبه واستجلب خیله ورجله وانّ معی لبصیرتی مالبّست علی نفسی ولا لُبِس علیّ وأیم الله لأفرطن حوضاً أن أنا ماتحه لایصدرون عنه ولایعودون الیه"۔آگاہ ہو جاؤ کہ شیطان نے اپنے پیادہ اور سواروں کو تم پر حملہ کے لئے آمادہ کر لیا اور بے شک ایسے موقع پر میری بصیرت میرے ساتھ ہے ہم نے حق کو باطل کے لباس کے ساتھ اپنے جسم پر نہیں پہنا ہے اور نہ باطل کا لباس حق کے ساتھ میرے جسم پر پہنایا گیا ہے خدا کی قسم میں دین کے دشمنوں کے حوض پر حملہ کروں گا اور اس میں پانی بھرنے والا بھی میں ہی ہوں جو اس میں پیر ڈالے گا وہ باہر نہیں نکل سکتا اور جو باہر آ جائے گا وہ پھر دوبارہ اس میں نہیں جائے گا (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۰)

حضرت امیر المومنینؑ اصحاب مہدیؑ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۱۔ روز قدس کے موقع پر آقائے جواد آملی کے انٹرویو کا ایک حصہ

"قوم ---لم یمنّوا علی اللہ بالصبر ولم یستعظموا بذل انفسھم فی الحق، حتی اذا وافق وارد القضاء انقطاع مدۃ البلاء حملو ابصائر ھم علی اسیافھم ودانوا لربھم بامر واعظھم" اصحاب مہدیؑ کا ایک دوسرا گروہ صبر (بردباری) کی بناپر وہ خدا پر منت نہیں رکھتا وہ اپنی جان ہتھیلی پر لئے رہتا ہے اور بزرگی کا احساس نہیں کرتا یہاں تک کہ خدا کے حکم سے آزمائش کا دور ختم ہو جائے وہ اپنی تلواروں پر اپنی بصیرت، ادراک وآگہی کو سوار رکھتے ہیں اور اپنے واعظ کے فرمان کے مطابق اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔ (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۰)

ایسے بابصیرت افراد شیطان کے حملہ کو غنیمت سمجھ کر ہوشیار ہو جاتے ہیں خداوند عالم ان کی توصیف بیان کرتا ہے:

"ان الذین اتقوا اذ مسّھم طائف من الشیطان تذکّروا فاذاھم مبصرون" جب شیطان کا کوئی وسوسہ اہل تقویٰ کے دل میں پیدا ہوتا ہے تو وہ اسی وقت خدا کو یاد کرنے لگتے ہیں اور اسی وقت بصیرت اور بینائی حاصل کر لیتے ہیں۔

اجتماعی بصیرت کا ذکر روایات میں مختلف خصوصیات کا حامل ہے ان میں سے چند موارد کی طرف اس مقام پر اشارہ کیا جارہا ہے:

۱۔ اتحاد واتفاق

"یولّف اللہ بین قلوبھم لایستوحشون من احد ولا یفرحون باحد یدخل فیھم"۔ اللہ ان کے دلوں میں الفت پیدا کرتا ہے یہ نہ تو کسی طاقت سے خوف کھاتے ہیں اور نہ کسی فرد یا طاقت کے ان کے گروہ سے مل جانے کی بناپر خوش ہوتے ہیں اور نہ غرور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (حاکم نیشاپوری، جلد ۴، ص ۵۵۴)

امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک دوسرے مقام پر ایسے میل جول کا تذکرہ فرمایا ہے جو آج کے انسانوں کے لئے بہت تعجب خیز ہے اور تعجب کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب امام اپنے اصحاب سے اس طرح اتحاد واتفاق کا تذکرہ کرتے ہیں تو ان کے لئے بھی یہ بہت تعجب کی بات ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں:

"اذا قام القائم جاءت المزاملۃ ویاتی الرجل الی کیس أخیہ فیاخذ حاجتہ لایمنعہ" ہر ضرورت مند شخص اپنے برادر ایمانی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی ضرورت کے بقدر (مال) لے لیگا اور اس کا بھائی اسے منع نہیں کرے گا (مجلسی، جلد ۵۳، ص ۳۸۲)

یہ اتحاد اس وقت قائم ہوگا جب وافر روایات کے مطابق آخر زمانہ میں لوگوں کے درمیان اختلاف اور دلوں کے درمیان دوری بڑھ چکی ہوگی۔

۲۔ شبہات کے مقابل میں بیداری

اجتماعی بصیرت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس زمانہ میں شبہات کے مد مقابل بہت زیادہ بیداری ہوگی۔ درخشاں ماضی بھی جب مفید نہیں تھا اور معروف افراد بھی انحراف کا شکار تھے اس وقت بھی امام جعفر صادقؑ کے قول کے مطابق "العالم بزمانہ لا تھجم علیہ اللوابس"۔ اپنے زمانہ سے آگاہ عالم پر شبہات کا حملہ نہیں ہوتا۔ (حکیمی، جلد ا، ص ۱۰۴)

امام زین العابدین علیہ السلام نے امام زمانہؑ کے اصحاب کا بیان اس طرح فرمایا:

" یا ابا خالد ان اھل زمان غیبتہ القائلین بامامتہ والمنتظرین لظھورہ افضل من اھل کل زمان لان اللہ تبارک وتعالیٰ اعطاھم من العقول والافھام والمعرفۃ ماصارت بہ الغیبہ عندھم بمنزلۃ المشاھدۃ وجعلھم فی ذالک الزمان بمنزلۃ المجاھدین بین یدی رسول اللہ بالسیف اولئک المخلصون حقا وشیعتنا صدقا والدعاۃ الی دین اللہ عزوجل سرّا وجھرا"۔

اے ابو خالد! جو اس غیبت کے زمانہ میں زندگی گزاریں گے اور ان کی امامت کے معتقد اور ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے وہ ہر زمانہ کے لوگوں سے افضل ہوں گے کیونکہ خدا نے انہیں وہ عقل وخرد ومعرفت عطا کی ہوگی جس کی بنا پر غیبت کا زمانہ ان کے لئے حضور کا زمانہ ہوگا خدا نے انہیں رسولؐ کے زمانہ کے مجاہدین کی طرح قرار دے گا وہ ایسے ہوں گے جیسے پیغمبرؐ کے رکاب میں رہ کر شمشیر زنی کر رہے ہیں وہ مخلص واقعی اور حقیقی شیعہ ہیں وہ علی الاعلان اور مخفی طور پر لوگوں کو دین خدا کی دعوت دیں گے۔ (شیخ صدوق، ج ا، ص ۲۲۰)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے افراد سے مزین معاشرہ ایک خاص امتیاز کا حامل معاشرہ ہوگا جس کے بارے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

"لم یسبقھم الاولون ولا یدرکھم الآخرون"۔ وہ لوگ لیاقت اور امتیاز میں بہت بلند مرتبہ پر فائز ہوں گے نہ گذشتہ نسلوں میں کوئی ان جیسا تھا اور نہ آئندہ نسلوں میں کوئی ان کے مرتبہ تک پہونچ سکتا ہے۔ (حاکم نیشاپوری، جلد ۴، ۵۵۴)

امیر المومنینؑ اپنے کلام میں معاشرہ کے بابصیرت انسان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اوصاف کے حامل میں سب سے نمایاں افراد حضرت مہدی (عج) کے خاص اصحاب ہوں گے۔

"انما البصیر من سمع فتفکر و ونظر فابصر وانتفع بالعبر، ثم سلک جددا واضحاً"۔ بابصیرت انسان وہ ہے جو سنتا ہے اور خوب غور کرتا ہے نظر ڈالتا ہے اور دیکھتا ہے اور دنیا کے تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے پھر واضح راستہ پر چل پڑتا ہے (نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۳)

یہ گہری اور عمیق نگاہ عطائے پروردگار ہے ان افراد کے لئے جو اپنے امام کے ساتھ باقی رہیں گے جس طرح حضرت ابوالفضل العباسؑ حضرت امام صادق علیہ السلام ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

"کان عمنا العباس نافذ البصیرۃ"، ہمارے چچا عباس نافذ البصیرت تھے (ابی مخنف، بی تا، ص ۱۷۶)

ان ہی تیز بینی اور عمیق نگاہی سے خدا کی پیدا کی ہوئی دنیا مغلوب ہے البتہ اگر یہی نگاہ مرعوب ہو جائے تو دنیا اسے نگل لیتی ہے صحیح ادراک کے لئے مولا علیؑ کے کلام گوہر بار سے مدد لینی چاہئے آپ فرماتے ہیں:

"ومن ابصر بھا بصّرتہ ومن ابصر الیھا اعمتہ" جو چشم بصیرت کے ساتھ دنیا دیکھے دنیا اسے حقیقت دکھاتی ہے اور آگاہی عطا کرتی ہے لیکن جس نے دنیا کی طرف نگاہ ڈالی یعنی دنیا پر اپنی نظر جمادی تو وہ اسے دل کا اندھا بنا دیتی ہے۔

اس بنا پر جو شخص مختلف جہات میں بصیرت کا حامل ہوگا اور مکمل طور پر بیدار ہوگا وہ تمام نشیب وفراز میں اپنے امام زمانہؑ کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ سادہ زندگی

امام مہدی (عج) کے اصحاب کی ایک خصوصیت سادہ زندگی ہے جو ظہور کی ترقی یافتہ دنیا میں سچے انسانوں کی علامت ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کانی انظر الی القائم واصحابہ فی نجف الکوفہ کانّ علی رؤسھم الطیر قد فنیت ازوادُھم وخلقت ثیابھم قد اثر السجود بجباھھم لیوث بالنھار و رھبان باللیل کان قلوبھم زبر الحدید یعطیٰ الرجل منھم قوۃ اربعین رجلا لایقتل احدا منھم الا کافر او منافق وقد وصفھم اللہ تعالیٰ بالتوسم فی کتابہ العزیز لقولہ ان فی ذالک لآیات للمتوسّمین"۔ گویا میں نجف (کوفہ) میں اصحاب قائم کو دیکھ رہا ہوں اور ان کے سروں پر طائر بیٹھے ہیں۔ ان کا زاد راہ ختم ہو چکا ہے ان کے کپڑے پرانے ہو گئے ہیں، ان کی پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے وہ دن کے شیر اور زاہدان شب زندہ دار ہیں۔ ان کے دل فولاد کی طرح مضبوط اور مستحکم ہیں۔ ان میں ہر ایک کے اندر چالیس افراد کی طاقت ہے ان میں جو کوئی قتل ہوگا وہ کافر یا منافق کے ہاتھ قتل ہوگا۔

خدا نے اپنی کتاب عزیز میں انہیں اہل بصیرت کے عنوان سے یاد کیا ہے، جہاں یہ ارشاد فرماتا ہے کہ " اس (عذاب) میں اہل بصیرت کے لئے نشانیاں پنہاں ہیں۔ (مجلسی، ج ۵۲، ص ۳۸۶)

اس حصہ کی اہمیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ جو افراد اپنے امام کو تلاش کر رہے ہیں وہ ان سے دوری اختیار نہ کریں اور متعدد خصوصیات میں امام کے ہم رنگ بن جائیں انبیائے الٰہی اور اہل بیتؑ کی ایک خصوصیت سادگی ہے اس سادگی کے سامنے حرص وہوس کے شیاطین اور دنیاپرست افراد، حرام دنیا کی خوبصورتی سے انہیں الٰہی راستہ سے ذرہ برابر بھی جدا نہ کرسکے نتیجتاً امام کے خاص اصحاب بھی اس خصوصیت کی روشنی میں دنیاوالوں کے انحراف سے محفوظ رہیں گے۔

۴۔ صبر وشکیبائی

امام زمانہؑ کے اصحاب کی ایک خصوصیت صبر بھی ہے اس کا سرچشمہ بھی انسان کی بصیرت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پیغمبر اکرمؐ کی زبان وحی سے اس خصوصیت کی خوبصورتی کو بیان کرتے ہیں:

سیاتی قوم من بعدکم الرجل الواحد منهم له اجر خمسین منکم قالوا یا رسول الله نحن کنا معک ببدر وأحد وحنین ونزل فینا القرآن فقال انکم لو تحمّلوا لما حمّلوا لم تصبروا صبرهم"

تمہارے بعد ایک قوم ایسی آئے گی جن میں سے ایک کی جزاء تم جیسے پچاس انسانوں کے برابر ہوگی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ، ہم تو بدر واحد وحنین میں آپ کے ساتھ جنگ میں شامل رہے ہمارے درمیان قرآن نازل ہوا! آپ نے فرمایا جو کچھ ان پر گزری اگر وہ تم پر بیتتی تو تم ان کی طرح صبر نہیں کرسکتے تھے۔ (شیخ طوسی، ۴۵۶؛ مجلسی، ج ۵۲، ص ۱۳۰)

نتیجہ

مذکورہ بالا جائزہ کے بعد یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بصر سے آگے کی منزل بصیرت ہے جس کی روشنی میں ولی خدا کی صحیح اور عمیق معرفت حاصل ہوتی ہے اور ایک ایسی قلبی طاقت کا نام بصیرت ہے جو نور قدس سے روشن ہوتی ہے اس کا حامل واقعات اور فتنوں کی حقیقتوں اور باطنی پہلوؤں سے واقف ہوجاتا ہے۔ بصیرت کے بہت سے پہلو ہیں ان میں سے ایک "اعتقادی بصیرت" ہے جس کی روشنی میں امام زمانہؑ کے اصحاب خدا اور اپنے امام پر مکمل ایمان کے حامل ہوں گے۔

" عملی بصیرت " کے میدان میں روایات کی بنیاد پر امام زمانہؑ کے اصحاب ولی خدا کی اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں گے۔

"سیاسی بصیرت" امام زمانہؑ کے اصحاب کی سیاسی بصیرت ایسی ہوگی کہ سیاسی موضوع اور مسائل کی شناخت میں کسی بھی سیاسی فتنہ اور آشوب میں وہ غلطی کا شکار نہ ہوں گے۔

"اجتماعی بصیرت" میں وہ اپنے زمانہؑ کے اجتماعی مسائل میں سب سے آگے نظر آئیں گے۔

کمال انسانیت کی منزل پر فائز اصحاب، حضرت مہدیؑ کی عالمی تحریک میں کامیابی کا باعث بنیں گے اور اسی وجہ سے دنیا کے سب سے اچھے انسان رجعت کے زمانہ میں ان سے ملحق ہوں گے۔ البتہ یہ بات مدنظر رہے کہ بصیرت کے کئی مراتب ہیں جس کا سب سے بلند مرتبہ ائمہ معصومینؑ کا حصہ ہے۔ یہ تحقیق اصل موضوع سے متعلق اس امید کے ساتھ پیش کی جارہی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے اصحاب کی خصوصیت لکھنے والوں کے لئے یہ مقالہ فتح باب کا ذریعہ بن جائے۔

منابع وماخذ

قرآن کریم

نہج البلاغہ

۱۔ آمدی تمیمی، عبدالواحد (۱۴۰۷ق)، غررالحکم، بیروت، موسۃ الاعلمی۔

۲۔ آیتی، نصرت اللہ (۱۳۸۱) یاوران مہدی، فصلنامہ علمی، تخصصی انتظار، شمارہ ۳، قسم، مرکز تخصصی مہدویت۔

۳۔ ابن بابویہ، علی (۱۴۰۴ق) الامامۃ والتبصرۃ من الحیرہ، قم، مدرسۃ الامام المہدی۔

۴۔ اربلی، علی بن عیسیٰ (۱۳۸۱ق)۔ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، مصح: رسولی محلاتی، تبریز، بنی ہاشمی۔

۵۔ ازدی، ابومخنف (بی تا)، مقتل ابی مخنف، تحقیق: حسین الغفاری، قم، مطبعۃ العلمیہ۔

۶۔ بالادستیان، محمد امین ودیگران (۱۳۹۱)، نگین آفرینش، قم، بنیاد فرہنگی مہدی موعود (ع)۔

۷۔ بحرانی۔ سید ہاشم (۱۴۱۹)، البرہان فی تفسیر القرآن، بیروت، موسۃ الاعلمی للمطبوعات۔

۸۔ حاکم النیشاپوری، ابو عبداللہ (۱۴۱۸ق)، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، دارالمعرفہ۔

۹۔ حر عاملی، محمد (۱۴۲۵ق)، اثباۃ الہداۃ بالنصوص والمعجزات، بیروت، اعلمی۔

۱۰۔ حکیمی، محمد رضا، محمد وعلی (۱۴۱۰ق)، الحیاۃ، تہران، دفتر نشر فرہنگی اسلامی۔

۱۱۔ خسروی، موسی (۱۳۸۶) پند تاریخ از سقیفہ تا نینوا، تہران، اسلامیہ۔

۱۲۔ دشتی، محمد، (بی تا)، نہج الحیاۃ، نہم، قم موسسہ تحقیقاتی امیر المومنینؑ۔

۱۳۔ دفتر تبلیغات، (۱۴۳۱ق)، رہ توشہ راہیان نور، قم، نشر رشید۔

۱۴۔ دیلمی، حسن (۱۴۱۲ق)، ارشاد القلوب، بی جا، انتشارات شریف رضی۔

۱۵۔ سلیمان، کامل، (۱۳۸٦)، یوم الخلاص، تہران، آفاق۔

۱٦۔ سلیمیان، خدامراد، (۱۳۸۵) درسنامہ مہدویت، قم، بنیاد فرہنگی مہدی موعودؑ۔

۱۷۔ سید رضی، (۱۳۸٦)، نہج البلاغہ، ترجمہ محمد دشتی، قم، انتشارات امیر المومنینؑ۔

۱۸۔ شیخ الاسلامی، علی (۱۳۸۳)، شرح منازل السائرین، تہران، دانشگاہ تہران۔

۱۹۔ صافی گلپایگانی، لطف اللہ، (۱۴۱۹ق) منتخب الاثر، قم، السیدۃ معصومۃ۔

۲۰۔ صدوق، ابو جعفر محمد بن علی، (۱۳۸۰)، کمال الدین وتمام النعمۃ، تصحیح: منصور پہلوان، تحقیق: علی اکبر غفاری، قم دار الحدیث۔

۲۱۔ طبسی، نجم الدین، (۱۳۸٦)، نشانہ ای از دولت موعودؑ، قم، بوستان کتاب۔

۲۲۔ طباطبائی، محمد حسین، (۱۳۷۴)، المیزان، مترجم: محمد باقر موسوی ہمدانی، قم، دفتر انتشارات اسلامی۔

۲۳۔ طوسی، ابو جعفر محمد بن حسن، (۱۳۸۷)، الغیبۃ، ترجمہ و تحقیق: مجتبیٰ عزیزی، قم، مسجد مقدس جمکران۔

۲۴۔ عیاشی، محمد بن مسعود، (۱۳۸۰)، تفسیر عیاشی، تہران، المطبعۃ العلمیہ۔

۲۵۔ کارگر، رحیم، (۱۳۸۹)، تعلیم وتربیت در عصر ظہور، قم، بنیاد فرہنگی مہدی موعودؑ۔

۲٦۔ کلینی، محمد بن یعقوب، (بی تا)، اصول کافی، مترجم: سید جواد مصطفوی، تہران، اسلامی۔

۲۷۔ کلینی، محمد بن یعقوب، (بی تا) روضہ کافی، مترجم: سید ھاشم رسول محلاتی، تہران، اسلامی۔

۲۸۔ کمرہ ای، محمد باقر، (۱۳۷۳)، در کربلا چہ گذشت؟ ترجمہ: نفس المہموم، قم، اسوہ۔

۲۹۔ کورانی، علی و جمعی از نویسندگان، (۱۴۱۱ھ)، معجم احادیث الامام المہدی، قم موسسۃ المعارف الاسلامیہ۔

۳۰۔ موسسہ انتشارات حکمت، (۱۳۹۰)، دایرۃ المعارف تشیع، تہران انتشارات حکمت۔

۳۱۔ مجلسی، محمد باقر، (۱۴۰۳ق)، بحار الانوار، بیروت، دار احیاء التراث العربی۔

۳۲۔ مطہری، مرتضیٰ، (۱۳٦۸)، حماسہ حسینی، قم، انتشارات صدرا۔

۳۳۔ معین، محمد، (بی تا)، فرہنگ فارسی معین، تہران، انتشارات امیر کبیر۔

۳۴۔ مفید، محمد، (۱۴۱۴ھ) الارشاد، تحقیق: مؤسسہ آل البیتؑ بیروت، دار المفید للطباعۃ والنشر والتوزیع۔

۳۵۔ مکارم شیرازی، ناصر، (۱۳۸۰)، تفسیر نمونہ، جمعی از نویسندگان، قم، دار الکتب الاسلامیہ۔